© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

نئے امریکی صدر اوبامہ کی جیت

عالم اسلام اور پاکستان کیلئے خطرات کا نیا طوفان

دنیا کی واحد سپر پاور امریکہ کے طویل ترین الیکشن ماہ رواں میں دنیا بھر کے سیاسی مبصرین کے تجزیوں کے عین مطابق باراک اُوبامہ کی فتح کی صورت میں اختتام پذیر ہوئے۔ اس الیکشن کے نتائج یوں تو دنیا بھر میں بہت عرصہ قبل ہی عیاں ہو چکے تھے کیونکہ امریکی صدارتی عہدہ پر ریپبلکن پارٹی اور جارج صدر بُش گزشتہ آٹھ سالوں سے چمٹے ہوئے تھے اور اسی صدر بُش کے ہاتھوں کرۂ ارض کا امن وسکون تباہ وبرباد کردیا گیا۔ شروع میں اس نے عالم اسلام اور خصوصاً مسلمانوں کے خلاف صلیبی دہشت گردی کا اعلان بڑے فخر اور بڑے طمطراق سے کیا تھا لیکن آج صورتحال یہ ہے کہ امریکہ اور نیٹو نے عراق میں بھی شکستِ فاش کا مزہ چکھ لیا ہے اور افغانستان میں بھی اسے المناک شکست کا سامنا ہو رہا ہے۔ امریکہ افغانستان اور پاکستان کے قبائل میں پوری طرح آئے روز فضائی پروازوں کے ذریعے مسلسل حملے کر رہا ہے لیکن اسے کہیں بھی فتح اور کامیابی کی نوید ڈھونڈنے کو نہیں مل رہی۔ خود امریکہ اور یورپ میں بھی امن وامان کی صورتحال بڑی نازک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اسی صدر بُش کی جنگجویانہ پالیسیوں نے امریکہ کی اقتصادی حالت بھی پتلی کردی ہے اور ساتھ ساتھ دنیا بھر کی اکانومی کا بیڑہ بھی غرق کردیا ہے۔ دنیا میں اس قدر شدید عالمی مالیاتی بحران کا ذمہ دار صرف اور صرف امریکہ اور اسکے ظالم صدر بش ہی ہیں۔ باراک اوبامہ جو نسلاً افریقی باشندہ ہے اس کی کامیابی پر دنیا بھر میں خوشی کے ڈنکے بجائے جا رہے ہیں۔ ہماری نظر میں اگر باراک اوبامہ کے بجائے کسی گدھے کو بھی صدر بش کے مقابلہ میں کھڑا کیا جاتا تو وہ بھی آسانی سے جیت جاتا۔ باراک اوبامہ اپنے کالے رنگ یا اپنی بے پناہ صلاحیتیوں کی وجہ سے یہ الیکشن نہیں جیتے بلکہ اس نے امریکی عوام کی خواہشات کے مطابق ''تبدیلی'' کے نعرہ کی بدولت یہ الیکشن جیتے ہیں' کیونکہ امریکی عوام یہ سمجھتے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نتیجے میں ہم پہلے سے بھی زیادہ غیر محفوظ ہوگئے ہیں۔ دنیا بھر میں امریکیوں کی شہرت انتہائی خراب ہوگئی ہے۔ لہٰذا انہوں نے باراک اوبامہ کو اسی تبدیلی کیلئے منتخب کیا ہے کہ صدر بش اور ریپبلکن پارٹی نے جو گند دنیا اور امریکہ میں پھیلا دیا ہے اسے باراک اوبامہ صاف کرے' لیکن دوراندیش تجزیہ نگار باراک اوبامہ کے مستقبل کے بارے میں یہی قیاس آرائیاں کر رہے ہیں کہ نئے امریکی صدارتی امیدوار بھی اپنے پیشرو صدر بش کے نقشِ قدم پر چلیں گے اور خصوصاً عالم اسلام اور پاکستان کے حصے میں اُس کے دامن میں پھولوں کے بجائے کانٹے اور پتھر بھرے ہوئے ہیں۔ بدقسمتی سے پاکستان نے دہشتگردی کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خلاف نام نہاد جنگ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے اور دوبارہ ایک ایک پائی کیلئے محتاج ہو گیا ہے۔ بدامنی، افراتفری اور آئے روز بم دھماکوں سے پاکستانی قوم بدحال ہو گئی ہے لیکن اس سب کچھ کر گزرنے کے باوجود امریکہ اور باراک اوبامہ پاکستان سے خوش نہیں ہیں اور وہ کھلم کھلا پاکستان پر مزید حملے، دباؤ اور اس جنگ کو مزید ہوا دینا چاہتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ امریکیوں نے تبدیلی کی صورت میں صرف وائٹ ہاؤس میں گورے کے بجائے ایک کالے صدر کو منتخب کر لیا ہے لیکن اسکی خارجہ اور عالم اسلام کے خلاف کوئی بنیادی تبدیلی کے خدوخال نظر نہیں آ رہے۔ پھر باراک اوبامہ پر یہ الزام بھی شدت کے ساتھ اس کے مخالفین تواتر کیساتھ لگاتے رہے ہیں کہ اسکا خاندانی پس منظر ایک مسلمان گھرانے سے ہے۔ اگرچہ یہ خود عیسائی ہے لیکن امریکیوں کو باراک سے کئی خدشات لاحق ہیں۔ اسی لئے باراک اوبامہ مسلمانوں اور خصوصاً پاکستان کے خلاف مزید شدت لائیگا تاکہ اس سے یہ پیغام امریکیوں کو ہو کہ وہ مسلمانوں کیخلاف نفرت و تعصب میں صدر بش سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں۔ اسی لئے پاکستانی قبائلی اور بندوبستی علاقوں میں امریکی میزائل حملوں میں تواتر کے ساتھ ہر روز اضافہ ہو رہا ہے اور ان حملوں میں دن بدن درجنوں بے گناہ پاکستانی بیدردی کے ساتھ شہید ہو رہے ہیں۔ پورا ملک سراپا احتجاج بنا ہوا ہے۔ پارلیمنٹ نے متفقہ قرارداد اس کی مذمت اور روک تھام کیلئے منظور کر لی ہے لیکن امریکی حملوں میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ امریکی حملوں میں یہ اضافہ نئے طوفانوں کو جنم دے رہا ہے۔ امریکیوں کی یہ جرأت پاکستانی حکمرانوں کی بزدلی، بے حمیتی اور اپنے ذاتی مفادات کو ترجیح دینے کی بنیاد پر مزید پیدا ہو رہی ہے۔ اگر امریکی حملوں کو نہ روکا گیا تو اب اس کا آئندہ ہدف خدانخواستہ صوبہ سرحد اور پاکستان کے بڑے دینی مدارس اور مراکز ہو سکتے ہیں کیونکہ امریکہ دینی مدارس کو ہی اسلامی حمیت، اور فکری و نظریاتی اساس کے قلعے سمجھتا ہے۔ اسی لئے دن بدن یہ آگ پھیلائی جارہی ہے کہ کسی نہ کسی طور پر دینی مدارس تک یہ آگ پھیلائی جائے۔ اگر حکمران، ارباب دینی مدارس اور پاکستانی قوم اسی طرح خاموش تماشائی بنی کھڑی رہی اور اپنے پاکستانی بھائیوں کی شہادت پر اسکے کانوں پر جوں تک نہ رینگی تو یہ آگ آہستہ آہستہ پورے ملک اور پورے نظام کی بنیادیں ہلا دیگی۔ پوری قوم اور تمام حلقوں کے ذمہ داران کو آنے والے خطرات کیلئے اپنے آپکو متحد کرنا چاہیے۔ انہیں باراک اوبامہ سے امن و آشتی کی امیدیں وابستہ نہیں کرنی چاہئیں کیونکہ وہ بھی آتشِ نمرود کو بھڑکانے کیلئے مزید آلاؤ روشن کرنے آ رہا ہے۔ اولادِ خلیل کے اردگرد نارِ نمرود کی تپش مزید بڑھنے کو ہے۔ ''امتِ مرحومہ'' معجزات و کرامات اور ابابیلوں کے انتظار میں کب تک خوابِ غفلت میں مدہوش ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھی رہے گی۔ کاش! کوئی روحِ بلالیؓ ان میں پھونک دے اور کاش کوئی عصائے موسیٰ انکے ہاتھ میں تھما دے اور کاش کوئی خیبر شکن حیدر کرارؓ اور سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کی زنگ آلودہ تلواریں انکے ہاتھ میں تھما دیں، تب ہی انکے مقدر پر پھیلی سیاہ رات کی سحر ہو سکے گی، ورنہ یہی غلامی کے اندھیرے اور ظلمتیں باراک اوبامہ کی صورت میں ان پر مزید سختیاں جھیلنے اور قابض ہونے کیلئے تیار رہیں گی۔

آگ ہے اولادِ ابراہیم ہے نمرود ہے ۔۔۔ پھر کسی کو پھر کسی کا امتحان مقصود ہے

© rasailojaraid.com